٦

بہت خوب!

ایک بادشاہ تھا۔ اُس نے اپنے مُصاحب کو حکم دے رکھا تھا کہ اگر میں کسی کی بات سن کر ''بہت خوب'' کہوں تو اُسے ایک ہزار روپیوں کی تھیلی انعام میں دینا۔

ایک دفعہ بادشاہ اپنے سپاہیوں کے ساتھ شکار کو جا رہا تھا۔ راستے میں اُس نے ایک بوڑھے باغبان کو دیکھا جو اپنی زمین میں پودے لگا رہا تھا۔ اُسے پودے لگاتا دیکھ کر بادشاہ نے ایک مُصاحب سے کہا، ''دیکھوتو.... یہ باغبان کتنا بوڑھا ہوگیا ہے لیکن اب بھی اُسے کمانے کی فکر ہے۔ یہ پودے برسوں میں درخت بنیں گے، تب ان پر پھل آئیں گے۔ کیا وہ اِن کے پھل کھانے تک زندہ رہے گا؟''

بادشاہ کی بات سن کر مُصاحبوں نے کہا، ''حضور بالکل ٹھیک فرماتے ہیں۔''

بادشاہ نے حکم دیا، ''اس باغبان کو ہماری خدمت میں حاضر کرو۔ اُس سے پوچھتے ہیں کہ ایسی بے کار محنت کیوں کر رہا ہے؟''

بادشاہ کے حکم سے باغبان کو اُس کے سامنے پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے اُس سے پوچھا، ''بڑے میاں! تمھاری عمر

کیا ہے؟''

''حضور! میری عمر چوراسی سال ہے۔''

''تمھارا کیا اندازہ ہے، کتنے دن اور جیو گے؟''

''حضور! کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ موت کا وقت کوئی نہیں جانتا۔ ویسے میرا اندازہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ دو چار سال اور زندہ رہوں گا۔''

''اور تمھارے اِن پودوں میں پھل کتنے دنوں میں آئیں گے؟''

''اِن پودوں میں دس سال کے بعد پھل آ سکیں گے۔''

''جب تم ان پودوں کے پھل نہیں کھا سکو گے تو پھر انھیں کیوں لگا رہے ہو؟''

''حضور! اللہ کسی کی محنت بے کار نہیں کرتا۔'' باغبان نے باغ کے درختوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، ''دیکھیے سرکار! میرے بزرگوں نے جو پودے لگائے تھے، اُن کے پھل میں کھا رہا ہوں۔ اب جو پودے میں لگا رہا ہوں، ان کے پھل میرے بچّے کھائیں گے۔''

''بہت خوب!'' بادشاہ نے بے ساختہ کہا۔

بادشاہ کی زبان سے ''بہت خوب'' نکلا تو اُس کے مُصاحب سمجھ گئے کہ بادشاہ کو باغبان کا جواب پسند آ گیا ہے۔ مُصاحب نے فوراً ہزار روپیوں کی تھیلی بوڑھے باغبان کی طرف بڑھا دی اور بولا، ''بڑے میاں! حضور کی طرف سے یہ تمھارا انعام ہے۔''

بوڑھے باغبان نے ایک ہزار کی تھیلی لیتے ہوئے ادب سے جھک کر کہا، ''حضور ! میرے لگائے ہوئے یہ پودے تو دس بارہ سال میں پھل دیں گے لیکن مجھے تو آج ہی ان کا پھل مل گیا۔''

''بہت خوب!'' بادشاہ کو باغبان کا یہ جواب بھی پسند آیا۔ مُصاحب نے اسے ایک اور تھیلی انعام میں دی۔ دوسری تھیلی پا کر باغبان نے عرض کی، ''حضور! میرے یہ پودے تو سال میں ایک بار پھل دیں گے لیکن مجھے اسی وقت دو بار ان کا پھل مل گیا۔''

''بہت خوب، بہت خوب!'' بادشاہ کو یہ جواب اتنا اچھا لگا کہ دو بار اُس نے 'بہت خوب' کہہ دیا۔ مُصاحب نے اس بار دو تھیلیاں اُسے تھما دیں۔ بوڑھے نے سر جُھکا کر وہ تھیلیاں بھی لے لیں اور بولا، ''حضور ! میں نے اپنے بزرگوں سے سنا تھا کہ جس ملک کا بادشاہ رعایا پر مہربان ہوتا ہے تو اس کا پورا ملک خوش حال ہو جاتا ہے۔ میں نے یہ بات کانوں سے سنی تھی، آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔''

''بہت خوب، بہت خوب، بہت خوب!''

بادشاہ بوڑھے کے اس جواب سے اتنا خوش ہوا کہ تین بار اُس کی زبان سے 'بہت خوب' نکل پڑا۔ اس نے باغبان سے کہا، ''بڑے میاں ! اب تم جو مانگو گے، تمھیں ملے گا۔''

باغبان نے عرض کیا، ''حضور ! ہم باغبانوں اور کسانوں کو سب سے زیادہ پانی کی ضرورت ہے۔ اگر آپ مجھے منہ مانگا انعام دینا چاہتے ہیں تو سرکار، پانی کا معقول انتظام فرما دیں تاکہ باغبانوں اور کسانوں کو راحت ملے۔''

''تم ٹھیک کہتے ہو۔'' بادشاہ نے کہا اور پورے ملک میں نہریں جاری کرنے کا حکم دے دیا۔ کچھ ہی دنوں میں پورے ملک میں نہروں کا جال سا بچھ گیا۔ جگہ جگہ کنویں کُھدوائے گئے۔ ملک دن دونی رات چوگنی ترقّی کرنے لگا۔

(مائل خیرآبادی)

مُصاحب	-	بادشاہ کے ساتھ رہنے والا
بے ساختہ	-	فوراً
باغبان	-	پھلوں کی کاشت کرنے والا
دن دونی رات چوگنی ترقّی کرنا	-	بہت ترقی کرنا

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ بادشاہ نے بوڑھے باغبان کو کیا کرتے ہوئے دیکھا؟

۲۔ پہلی بار انعام پا کر بوڑھے باغبان نے کیا کہا؟

۳۔ دوسری بار انعام ملنے پر بوڑھے باغبان نے کیا کہا؟

۴۔ بوڑھے نے بزرگوں سے کون سی بات سنی تھی؟

۵۔ باغبان نے یہ کیوں کہا کہ میں نے جو بات سنی تھی وہ اب اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں؟

۶۔ بادشاہ نے کسانوں کے لیے پانی کا انتظام کس طرح کروایا؟

آیئے زبان سیکھیں!

مذکّر - مؤنّث :

(الف) وہ اسم جو بات چیت اور لکھنے میں 'نر' کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، انھیں 'مذکّر' کہتے ہیں مثلاً
مور، گھوڑا، بندر، بیٹا، باپ، آدمی، وغیرہ۔

(ب) وہ اسم جو بات چیت اور لکھنے میں 'مادہ' کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں، انھیں 'مؤنّث' کہتے ہیں مثلاً
بیوی، گھوڑی، گائے، چڑیا، شیرنی، وغیرہ۔

(ج) بے جان چیزوں میں بھی مذکّر اور مؤنّث کا فرق پایا جاتا ہے۔
بے جان مذکّر : گاؤں، گھر، گیہوں، بادل، آسمان، پانی، بھٹ، وغیرہ۔
بے جان مؤنّث : پوری، کڑھائی، گڑیا، فصل، زمین، وغیرہ۔

جو بے جان چیزیں مذکر استعمال ہوتی ہیں وہ مؤنّث میں تبدیل نہیں ہوتیں مثلاً گھر مذکر ہے۔ اس کا کوئی مؤنّث نہیں ہوتا۔ اسی طرح بعض چیزیں مؤنّث استعمال ہوتی ہیں، ان کا مذکّر نہیں ہوتا مثلاً پوری مؤنّث ہے۔ اس کا مذکّر نہیں ہوتا۔

(د) کچھ اسم ایسے ہوتے ہیں جو مذکّر اور مؤنّث دونوں کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں مثلاً
کوّا، لومڑی، انسان، وغیرہ۔

❖ درج ذیل الفاظ میں سے مذکّر اور مؤنّث الفاظ الگ کیجیے :

کرسی، چاکلیٹ، جوتا، ندی، گھڑی، لحاف، کتاب، گدّا